تصریحات

پاکستان کے اندرونی حالات کے ساتھ ساتھ سرحدی حالات بھی خراب ہیں دشمن کی فوجیں تیار کھڑی ہیں اور ان میں اضافہ بھی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ دشمن ہر روز کوئی نہ کوئی دھمکی دیتا ہے اس کی ہر دھمکی اس کی بدباطنی اور اورخباثت ذہنی کی مظہر ہوتی ہے۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر غیر مسلم طاقتیں بھی پاکستان پر دانت تیز کر رہی ہیں۔ ملک پاکستان ان کی آنکھوں میں خار کی طرح چبھ رہا ہے۔ وہ نہیں چاہتیں کہ یہ ملک خداداد قائم ودائم رہے، وہ اس کے خاتمے کے لئے نت نئے حربے استعمال کر رہی ہیں۔ کبھی اندرونی خلفشار میں مبتلا کر کے اور کبھی بیرونی سیاست میں ذلیل کر کے۔

ہمیں ان کی ان کاروائیوں سے کوئی دکھ نہیں ہم تو جانتے ہیں کہ "ملۃ واحدہ" تمام غیر اسلامی طاقتیں پاکستان اور اسلام دشمنی میں ایک ہیں، وہ تو اس کی کبھی بھی ہمدرد و معاون نہیں ہو سکتیں۔ ہمیں دکھ ہے تو صرف ان بھولے پاکستانیوں پر جو ان کے فریبیوں کے فریبوں میں آتے رہنے کے باوجود پھر بھی انہی بھیڑیوں کی مدح سرائی کرتے رہتے ہیں۔ اور افسوس پاکستان کے حکمرانوں پر ہے جو نہایت بزدلی اور بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کھلم کھلا دشمنی کرنے والوں کی چاپلوسی میں لگے ہوئے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ملک کی بقا او رحفاظت وہ لوگ کریں گے جو ہر مشکل وقت میں ساتھ چھوڑتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو بالکل فراموش کر دیا ہے اور اسلام دشمن و مسلم مخالف قوتوں کو اپنا جان رہے ہیں ؎

جو لوگ دے رہے ہیں رفاقت کا فریب
ان کی تاریخ پڑھو گے تو دہل جاؤ گے

اب جبکہ ملک کی سرحدوں پر دشمن کی فوجیں کھڑی ہیں اور گیدڑ بھبکیاں دے رہی ہیں۔ اس نازک وقت کا تقاضا تھا کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے اور لنگوٹ میں ملبوس بنیئے کی "رام رام" کرواتے۔ مگر حکمرانوں نے تاریخ اسلام کی عظیم بہادری کے علی الرغم چاپلوسی شروع کر دی اور مسلمانوں کی جرأت و شجاعت کو ملیا میٹ کر دیا، اس سے بھی بڑھ کر بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارتی سربراہ سے "درخواست" کی کہ مجھے کرکٹ میچ دیکھنے کی اجازت چاہیئے۔ یہ ہمارے صدر مملکت اور فوجوں کے سربراہ کا کردار ہے۔

ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور حکمرانوں کو لہو ولعب سے فرصت نہیں۔ روم کی تباہی کے وقت نیرو بانسری بجا رہا تھا اور بغداد کے سقوط کے وقت بھی حکمران "فنون لطیفہ" سے محظوظ ہو رہے تھے، آج "قلعہ اسلام" پاکستان پر نازک وقت ہے اور سربراہان ملک کھیلوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے دشمنوں کی منت سماجت کر رہے ہیں۔

ع تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

سرحدی حالات اس درجہ نازک کہ اب تب میں جنگ چھڑ جائے اور فوجوں کا سربراہ ملک سے باہر تھا، اب اگر واپس آگیا ہے تو پھر باہر جانے کا پروگرام بنا رہا ہے اور وہ بھی دشمن کی گود میں۔

حکمرانوں کو ہم قانونِ قدرت سے آگاہ کر دیں کہ جو صرف اللہ سے ڈرتا ہے ساری کائنات اسے خوفزدہ اور ناکام نہیں کر سکتی اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ ہر ایک سے ڈرتا ہے، اور جو غیر اللہ سے ڈرے اللہ کی تائید ونصرت اس کا نصیبہ نہیں بنتی، وہ دنیا وآخرت میں ناکام ونامراد رہتا ہے۔

بیرونی حالات کے ساتھ ساتھ اندرونی حالات بھی مخدوش ہیں۔ صوبہ سرحد میں بموں کے دھماکے ہو رہے ہیں، سندھ میں ڈاکوؤں کی شدّت ہے، کراچی میں ویسے فسادات ہیں، پنجاب میں بھی چوریوں اور ڈکیتیوں کی کثرت ہے، پھر بھی حکمران اپنی دھن میں مست ہیں اور اپنی راگنی الاپنے میں مشغول ہیں۔

کراچی میں قیامت صغریٰ گزر گئی ہے۔ اتنا جانی ومالی نقصان ہوا ہے کہ بایدو

شاید، خصوصاً بربریت وشیطنیت کے مظاہرے اس طرح دیکھنے میں آئے کہ قیام پاکستان کے بیہمانہ اور وحشیانہ مظالم بھی کچھ نہ رہے۔ قیام پاکستان کے وقت ظالم غیر مسلم تھے لیکن ان فسادات میں مسلمان کہلوانے والے "رقص ابلیس" میں مصروف تھے، دوسروں کی "عزتوں کے رکھوالے" اپنی عزتوں کے پرخچے اڑا رہے تھے۔ بے گناہ بوڑھوں اور معصوم بچوں کو آگ میں پھینکا جا رہا تھا، اللہ کے واسطوں اور ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے قرآن پاک بھی ان ظالموں کے دل میں نرمی پیدا نہ کر سکے۔ مسجدوں میں پناہ لینے والے بھی ان کے ہاتھوں نہ بچ سکے۔ ہر طرف "الامان والحفیظ" کی آہیں بلند ہو رہی تھیں اس بھیانک وقت میں حکمرانوں نے اس پر صحیح طرح توجہ نہ دی۔

۱۔ ان فسادات کو نسلی فسادات قرار دیا، یہ نہ سوچا کہ اگر (بالفرض محال) یہ فسادات نسلی ہیں تو کیا نسلی امتیاز کو ابھارنے میں "غیر جماعتی انتخابات" کا ہاتھ نہیں؟ کہ ان انتخابات میں جس طرح برادری ازم اجاگر ہوا ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی؛ اور کیا اس طرح بھی حکومت خود مجرم نہیں بن جاتی۔

۲۔ ایوانہائے بالا میں اس کو صوبائی معاملہ قرار دے کر اس پر بحث سے روک دیا گیا، حالانکہ جب کراچی میں لسانی جھگڑا ہوا تھا تو اس وقت یہ صوبائی معاملہ تھا مگر اسکو وفاقی بنا دیا تھا اور اب اتنے اہم معاملے کو کہ جس میں صوبہ سرحد، صوبہ بلوچستان کھل کر (بلاواسطہ) اور پنجاب بالواسطہ شامل ہو گئے ہیں، وفاقی ہونے کے باوجود صوبائی کہہ کر اس کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا۔

۳۔ ان فسادات کی آگ بھڑکانے والے مشہور غداروں کا کوئی محاسبہ نہ کیا گیا، ایک سندھی غدار کو صرف شناختی کارڈ کی منسوخی کی سزا دی، حالانکہ اس نے خود ہی اس قانون کا انکار کیا تھا اور شناختی کارڈ کے ذریعے سے پاکستان، قومی زبان اور قانون کا مذاق اڑایا تھا۔

سرحدی غدار کو حکمرانوں کی "پارٹیوں" میں مدعو کیا گیا، بلکہ ایک جیالے کے مطابق ان کی سیاست کی تعریف کی گئی۔ (سرحد کی صوبائی حکومت اسے وی آئی پی کا اعزاز بھی دے چکی ہے)

۴۔ بزعم خود صدر مملکت نے کراچی کے دورے کا اعلان کر کے بعد میں بیماری کا بہانہ بنا

کر پروگرام کینسل کر دیا۔ کہنے والوں نے کہا کہ "ہم دیکھتے ان کی بیٹیوں کی عصمت دری ہوتی، یا ان کے بچوں سے کراچی والا سلوک کیا جاتا اور پھر یہ بیماری کا بہانہ بنتے؟ کہنے والوں کا کہنا اس طرح بھی صحیح ثابت ہوا کہ ابھی دو دن جناب صدر بیرونی ممالک کے دورے پر روانہ ہو گئے۔

۵۔ اہل کراچی پر ظلم و تشدد و ہلاکت افراد کے خلاف عام بھی نے اور حکومت کی بے حسی پر سندھ کی اسمبلی کے ممبران نے احتجاج کیا تو پہلی دفعہ ("جمہوری حکومت" کے دور میں) پولیس کے ایک معمولی افسر نے بلا وارنٹ انہیں گرفتار کیا اور وارنٹ دکھلانے کا کہنے پر گالیاں دیں۔ (بعض بیانات کے مطابق) مارپیٹ بھی کی حالانکہ کہاں اسمبلی ممبران اور کہاں معمولی پولیس افسر۔ مگر یہ پاکستان میں ہوا اور اسمبلی ہال میں ہوا۔ اسپیکر کی اطلاع کے بغیر ہوا۔

۶۔ ساری جماعتوں اور غیر جانبدار افراد کے مطالبے کے باوجود اور اہل پاکستان کے احتجاج کے باوجود سندھ کے وزیر اعلیٰ سے استعفیٰ نہ لیا گیا بلکہ اس کے تحفظ کے لیے "ایڑی چوٹی" تک زور لگانے کا اعلان کیا گیا۔

۷۔ اخبارات میں اب تک یہ بیانات آ رہے ہیں کہ "متاثرین امدادی سامان کی بجائے اسلحہ مانگتے ہیں"، کیا یہ مطالبہ "نئی قیامت" کا اعلان نہیں؟ اور کیا اس طرح کے بیانات قوم کو مایوسی میں مبتلا نہیں کرتے۔ پھر کیا اس طرح کی باتیں کرنے والوں سے باز پرس نہیں کرنی چاہیے۔

پاکستان پہلے ہی خلفشار میں مبتلا ہے اور دشمنان ملک و ملت ہیں کہ نئے نئے فتنے پیدا کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک سیاستدان فاضل راہو کو قتل کر دیا گیا، قطع نظر اس سے کہ اس کا کردار کیا تھا، مگر اس کے قتل کی وجہ سے احتجاج کے نام پر ملکی املاک کو نقصان پہنچایا گیا اور انتقام کا نعرہ بلند کیا گیا۔ اب بے نظیر پر قاتلانہ حملے کو بنیاد بنا کر پورے ملک میں احتجاجی مظاہرے کئے جا رہے ہیں، لیکن یہ احتجاج ملکی حالات کو مزید خراب کر رہا ہے اور اس کا انداز انتقامی

(باقی صفحہ ۵۰ پر)